

پندرہ

۱۹ صفر ۱۳۸۷
مطابق ۲۵ مئی ۱۹۶۸

تحریحات

دارالعلوم ندوہ اعلیاء کی خصوصی
شہری تعمیر و رفاقت

الخطیب سید محمد شاہ الحسینی
محدث سعید الدائی ندوی

جلد سی اے
سات روپیہ
پاپ روپیہ

Regd - No. L 1931

Phone No. 22948

TAMEER-E-HAYAT
(FORTNIGHTLY)
DARULULOOM NADWATULULAMA LUGKHOW (INDIA)

دارالعلوم ندوہ اعلیاء کا سیاست کروہ نصاب پڑھ

القلائد الائشیہ

اد. مولانا ابوالحسن علی زندہ
ایہ سی اے اسلامی تائیخ، نامو اسلامی تختیروں، بہن وستان کی، اسلامی تائیخ اور
اسکوں دل کے سلسلہ سیاق، اسلام اور بہن وستان کی تائیخ کا خلاصہ، شجوہ وی
سیار، نجات، حماۃ، اور ضروری مسائل کے تیزی تکمیل کیے گئے، اسی لغرض کی
لئے ہے، وہی سبقت ویسی محض سے خالی تہذیب افسوس کی اچھی تجویز یا حقیقت کی طرف رہی
کہتا ہو، مولانا مولیٰ رحمی آنداز نے اس کو اعلیٰ نصاب کیا ہے۔
قیمت حصہ اول میں ۷۵ روپیہ حصہ دوم میں ۷۵ روپیہ حصہ سوم میں ۷۵ روپیہ حصہ

قرآن الصافر میرزا بن الحسن

جس ہے اس میں کمہر کے طبلہ اول و نون کی، پڑھانے والوں کو اسکا احساس
پہنچ لے کر فرم جو ہی ان تینوں بیس سو روپیہ، دو سو روپیہ، سو روپیہ کی اقسام
میں اور اسیں کمالیتی میں ایسا کی تکمیل کیا گی کہ فرم و تکمیل اضافہ بس
کرنے کا کام ہے، اور اسکے لئے کامیاب تحریر انتہا و تحریر انتہا میں بھی، زندہ
والاعلم کے فضل، مولانا اختر مصطفیٰ وی مولانا اسیم الدین وی، مولانا مین الدین
میوی کے مرتب کیا ہے۔ قیمت بالترتیب ۷۵ روپیہ، ۷۵ روپیہ، ۷۵ روپیہ

مذکورات

اد. مولانا پندرہ لمحہ زندہ
ایس کتاب میں صفت نے ان بنا بر گزروں کا تکمیل کیا ہے جنہیں کھان
اسکلپ کی پخت کیا تھی و اخلاقی تربیت کا کام کیا گی، سلکیں اسلامی تدبیات پر
کرنے سے محاون تابت ہے، کہتے ہیں، بہت بھی تائیخ اسلام اور متعدد واسطہ طرز ارشاد
پر مطلع ہوئے، خرچ کرنے کی کوشش کے لئے بزرگین زبان و ادبی پتھر نامنال کرتے ہیں
چھوپی کے ساتھ جو دلوں، ختمی کی شال بے، مولانا مولیٰ رحمی آنداز نے اس
نصاب کیا ہے۔ قیمت سے

مجستادرات

اد. مولانا پندرہ لمحہ زندہ
یہ کتاب ہمیں کی تحریط اور اپنے دو نوں ہمیاں عصر کے نصاب میں داخل کر دیا گی اور
این تصدیقات کے لامنے اس وقت تک اب اپنے ہی کوئی اکابر اس کا بدھل پڑیں
بلکہ وہی کامیاب تحریر کی جویں تحریر کے علاوہ احتفظ، بلیں کہ
کھلتے بیجا اس پر نو پڑھنے اور بہت سے کامیوں میں داخل نصاب ہے،
شامل کے کامیوں میں بھی داخل نصاب ہے۔
قیمت حصہ اول ۷۵ روپیہ حصہ دوم ۷۵ روپیہ حصہ سوم ۷۵ روپیہ

Cover Printed at Nadwa Press, LUCKNOW.

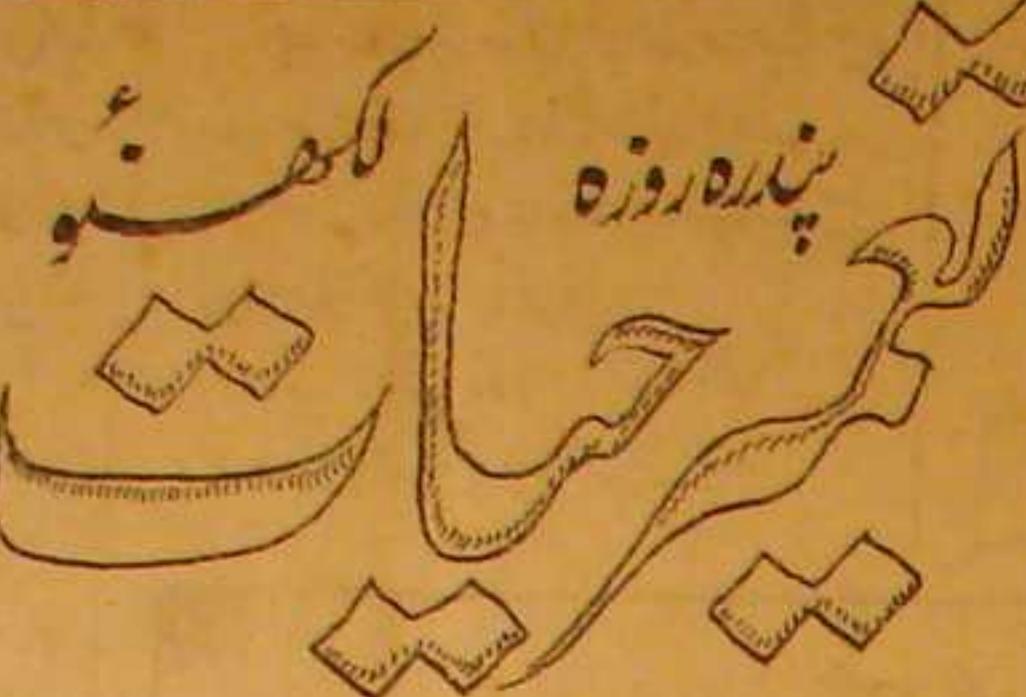
کوپیا

سامنہ دیگوں کا نیہ

ذبیح دی بالکل حدیث

چندہ

سالانہ
ششمہ
نی کاپی
۵۰ میں ہے



۱۳۸۶ھ
مطابق
۱۹۶۷ء
پندرہ روزہ
لکھنؤ
مکتبہ
میٹھا

شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم نڈا العلوم لکھنؤ شمارہ ۱۱۲

جلد ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلام ایک سرچشمہ حجت

ان ان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں سعید الرحمن لا عظیم کوئی بھی انسانی فطرت کے سچے تقاضوں اور ضروریات کی بنا پر نہیں وجود پذیر ہے۔

ایک ایسے نظام حیات کا محتاج ہے جو زندگی کے تمام طاہری اور باطنی حالات دیکھیا اسلام چونکہ دن نظرت ہے۔ اسکے ساتھ انسانی زندگی کا نہیں دیکھنے سے واقع ہے، جو دل کی دھرم کنوں، نفس کے تقاضوں، جسم کی مزدویات، ہر ایک کی مکمل نجگرانی کرتا ہے، جو نہ صرف دنیا کی حذر و زندگی میں کامیابی اور خوشحالی کے اصول و متوابط کی رہنمائی کرتا ہے بلکہ آخرت کی دامنی اور ابدی زندگی میں بھی سعادت و کامراہی کی ضمانت لیتا ہے۔

انہوں نے ہر زمانے میں اپنی عقل و دلنش کے عز ویض بہت نظم زندگی ایجاد کئے، بہت سے اجتماعی نظریے اور اصول بہنوں نے اپنی مدد و دعفہ سے دینے کے نزد انسانی پر آزمائے تیکن کبھی کوئی دفعی نظریہ اور اصول اور کوئی مصنوعی نظام کا میاب نہ ہوا کہ دنیا کی وحیت تحریک گاہ میں ترقی یافت اور ممکن تو ہیں اپنے ترقی اور تکمیل کے نعم میں زندگی کیے اصول و نظریات کا برپا ہے۔

تجربہ کرہی ہیں، اور برپا نہ کامیاب نہ مرادی سے دوچار پورہ ہیں۔

استشراکت کے وسیع و عریض تجربیات ہوئی، یا سیما یہ داری کی دلاؤز اصطلاح محبوبیت کا پر فریب نہ رہے ہو یا سوت لازم کا پیش روئے سادہ بر نظریہ زبان حال سے اپنی ناکامی اور شکست کا علان کرچکا، انسانیت کے کھود کا مدارا کہیں بھی نہیں ملا، دل کا کوئون، نفس کا طہیان کسی نظریہ اور کسی ظرف میں دریافت نہ ہو سکا۔

ہر انسان اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن با اوقات خارجی انسان کے پڑے پڑے..... عقلاء نے اپنے علم و حکمت پر ناکرتنے ہوئے انسان زندگی کیلئے تو اپنی وضع کے اور دنیا کے ساتھ مختلف اوقات میں مختلف نظامہا شے حیات پیش کئے تیکن کہیں بھی انسانی جذبات و حساسات زندگی کے تقاضے اور ضروریات کی تیکن نہیں ہو سکی، اس لئے کوئی نظام زندگی کے بقیہ بھی اصول و نظریات اور حقیقت بھی ملکتے اور ازم ایجاد ہوئے

لِدْلَ مَالْ لَفْنَمْ سُوَدَاءَ عُشْنَمْ مِلْ

احمد بن مکثون
ابوالاحمد
اعلنی مدودی

الاسْمَاءُ الْمُكْتَبَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)
ایک آداز — حکر کی نادر درست سچے ہوئے
آواز — بیکم حاج، بیکم حاج! آپ کا بیٹا
عاصم فیضی کے پاس بیٹا ہوا ہے!
اور اس کے بھائیں ایک تیر جھری
حائلہ — دیجی کرس کے باتیں؟
خادمہ — تید کا کہا تو ہے?
جلیلہ — راجر افہم ادازیں، اس کا براہ
ملومن بوتا ہے کوہہ بیٹا بھلیں
لے گا جس طرح اس نے بھوت پاپ
چینیں یا۔ عقب کے پاس جاؤ، اور
بلاؤ۔ دجلہ خوف و هراس کی ای
یں داعل ہوئی ہے)

جلیلہ، اس کا میسے اور پر احادیث ہے۔
ایک مرتبہ عاصم اس کے نہیں میں آگیا
تھا، اگر چاہتا تو اسے قتل کر سکتا تھا
لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔
عاصم، پاں اموں ان کی درخواست قبول
کر یعنی۔

عقبہ، اچھاتم نماز پڑھ لو بیکن جلدی کرنا۔
خبیث — (تکبیر کہتے ہوئے)

ساتھ مظلوم کرے —

خبیث — سلام پھیرتے ہوئے۔ السلام علیکم
در حمد اللہ۔ السلام علیکم در حمد اللہ۔
اطلب حضرت ہوتے ہیں۔

عقبہ — اس تخت پر حرطہ جاؤ۔

خبیث — کیا تم توگ ہمچے سوئ پر حضرت مصلی
چاہئے ہو؟

عقبہ — ہاں۔ کیا تم ڈر گے؟

خبیث — ارے نادانوں گا، (زمیح اپنی ماں

سے تربیت ہوتا ہے وہ نوٹی سے
یہ دبہ بلستہ ٹھیں کوں کیا

ہر دن عیا کے واسطے دار درست کاروان

(عقبہ اداز کے دو نسل اتفاقی ان کو کیوں میں کہلاتے ہیں)

خبیث — خدا کا شکر ہے۔ خدا کا شکر ہے۔
قدا کا شکر ہے۔

اعقبہ ان کے قتل کا ارادہ کرتا ہے)

آوازیں — وقار الحضرتیاں عقبہ! ہمیں اس سے

کیا دال کر لیتے دو کیا تم پسند کر دیگے
کہتماری جگہ چھڈ ہوں۔

خبیث — میں! سہنا مجھے تیر کی گواریں

کہا پ کے پائے مبارک میں ایک

کاشا یعنی چھے۔

آوازیں — اگر تم لوگ مجھے اسی وقت قتل کرنا
چاہتے ہو تو قتل سے پہلے کوت
نماز پڑھ لینے دو۔

آوازیں — اس کا مظاہر ہرگز پورا کرو، عقبہ

اس کا فخر اکام نام کر دو۔

جلیلہ، عقبہ نے اس کا اسونت پورے

ان میں سے کچھ کوز نہ باتی زھوڑو۔

عقبہ، سنتے ہو ایکیں تم لوگوں کو کہا جائے

ہے۔ اب تو اسے تھنا ہرگز قتل

بُقْيَةُ الْدَّرَامَلَكِ

کروں گا جس کے ہاتھ میں نیزہ ہو
آئے اور اس پر دار کرے۔
آوازیں — اسے ہمارے خواہ کردو۔ ہر
ہر فتنے سے نیزہ ہمارا کر لے کر دیں

خبیث — اے اللہ بیان مہترے رسول کو
یہ سلام پہنچانے والا کوئی نہیں
تو ہم اکھیمیرا سلام پہنچانے دے
عاصم — ماں انہیں بچاؤ، لوگوں کو انہیں

مارنے نہ دو،
جلیلہ، کام میں ایسا کر سکتی
خبیث — شر و غل کے درمیان میں حضرت
غبیب کی آداز بلند ہو رہی ہے اور
نیزہ ان پر جل رہے ہیں
”میرے موں تو ہمیں را سلام میرے
رسول کو پہنچانے دے۔“

بُقْيَةُ شَانِ الْيَهُمَ

افضل الرسلین رحمۃ الملائکیں صلی اللہ علی وسلم
پر ایمان لا کرن جنت الفردوس اور رضاۓ رب الملائکیں
کی نعمت غلنی حاصل کریں۔ و قد یا ہل
الكتاب تعالیٰ کلمتہ سراء
بینا و بینکم الا نعبد الا الله ولا
نشرک به شیا ولا یخنن بعمنا
بعفتار بابا من دوت الله۔

”تَعْمِيرَ حَيَاتٍ“

میں
استھار دے کر
ایسی تھارت کو فرو دیجئے

لیکن خدا کی بہم گیر قدرت اس سے غافل :
تھی۔ اس نے اس وقت کے لئے جس انتظام
کر دیا ہے۔ سائب کے مذہبیں ایک ہوائی نکلی
ہوتی ہے۔ اسے پہنچنے والے جیڑوں کے دلوں
خصوص کے درمیان سے منڈ کے باہر نکال دیتا
ہے اور جب تک کہ شکار کو پوری طرح نکل
دے اسی نکلی سے سامن پیٹا رہتا ہے۔

وگ سائب کے نکلنے کے قصوں میں بہت
زیادہ میانے سے کام لیتے ہیں، سائب زیادہ
سے زیادہ ایک چوٹا ختنہ پر کا بچہ یا اس کے جنم
کی کوئی چیز نکل سکتا ہے۔ سائب انسان ،
جو پیارے یا تحفے وغیرہ کو نہیں نکلتا۔

سائب کی نوت ہا صدمہ بھی بہتانت حریت
انگریز ہوتی ہے جو ہر چیز کو مضمون کر سکتی ہے۔
انٹے کا چھلکا، بکری کی ٹہڈی اور خرگوش کے
دانست ہوتی کہ اون یعنی چشم ہو جاتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک پاسمند (Passman)
سائب جو کہا ہوا۔ چڑیا چھر کے دو گوں نے اسے
ایک چوکھلا دیا اس سے اس کی شہزادگی اور
انسان ہو گیا۔ جب اس کو کچھ دلانے سامنے پڑا ہوا
ایک اون کا نڈاں ہی نکل گیا اور بہانیت سکون
کے ساتھ کوئی بیٹھ گیا اور مضمون کر گیا۔

سائب کے جلدی کرنے پر نہیں آتے اس
لئے وہ پیٹ کے بل رکھتا ہے۔ اس کی پسیاں اس
کے پیروں کا کام دینی ہیں۔ اس کی پسلیوں کی تعداد
سو سے زیادہ ہوتی ہے۔ بہ اوقات دوسو تک
پہنچ جاتی ہے، ان کا ہر جو طریقہ کی ہوئی سے
مل جاؤ ہوتا ہے اور تمام ٹہڈیاں ایک قسم کے
جڑوں کے درمیں ایک دمرے سے لمبی ہوئی ہوئی ہیں
اسی لئے سائب کا جنم اسی کے مانند پڑی سکتا
ہے، ہر پسی کے آئنے ساتھ کے کھانے ایک
حخت گوشت کے درمیں ایک دمرے سے ملے
ہوتے ہیں۔ جب سائب جلتا ہے تو اسکی پسیاں
عضلات کے ان چوڑے ٹکڑوں کے ساتھ غیر معمولی
زمیں پر تیجھے کی طرف حرکت کرتی رہتی ہیں
اور سائب برابر آگے کی جانب بڑھاتا ہے
مہوار اور چکنی سطح پر سائب نہیں چل سکتا۔
اسی لئے اگر اس کو کسی شیٹ یا پلائی کی
چکنی سطح پر کھدیا جائے اور وہ بچا رہ رینگے کی
لماکو کا کشش کر دے تو وہ سائب کی وجہ سے حرکت

ہو جاتا ہے تو اس کے خون کے کچھ پہنچے ہوتے
ظرف رے لئے جاتے ہیں اور ان کے جا نہیں کو
ارڈا جاتا ہے۔ پھر اس سے اجلن کی ایک دو
بیٹتے ہیں۔ یہی اس نہ ہر کار تریاق ہوتے ہے اس سے
سے وہ بناتے ہوں کہر ہر سکی غیثیں مختلف ہوتی
ہیں اس لئے ان کے زیباق بھی مختلف ہوتے ہیں۔

ابھی تک کوئی ایسا تریاق تھیں جن سکا ہے جو دو
یا زیادہ قسم کے نہروں کے لئے مفہوم ہے کے۔
اس لئے تریاق سے اسی وقت فائدہ حاصل ہوتا
ہے جب کہ میلوم ہو جائے کہ کس قسم کے سائب
نے کامنا ہے۔

سائب گھاس نہیں کھاتا، وہ جیوانات

اور گوشت پوست پر زندگی اگزارتا ہے سانپوں
کے نوع اور جنم کے اختبار سے ان کی غذا جیسی
بھی مختلف ہوتی ہیں۔ یعنی سائب کیزیں کوئی
حشرت اور عنین، میدھلک، چڑیاں اور پھوٹے
چوڑے جانوروں مثلاً جو ہایا خرگوش وغیرہ
کھاتے ہیں، بہ اوقات بعض بڑے سائب
چوڑے سانپوں ہی کو اپنا لئر بناتے ہیں۔

سائب کبھی تو شکار کے بدن میں پس اک
اور اسی کو دبا کر رکھتا ہے، کبھی نہر سے مارتا ہے
اوہ بھی زندہ ہی نکل جاتا ہے اور شکار اس کے
پیٹ میں جا کر خود کجود مرم جاتا ہے۔

سائب اپنے شکر کو جھاڑاتا ہیں بلکہ
پورا پورا نکل جاتا ہے اور کبھی بھی تو وہ اپنے من
سے بڑا شکار بھی پڑپ کر جاتا ہے اسی وجہ سے
اس کے منبوں کی خلقت ہی عام منبوں سے
مختلف ہوتی ہے۔ اس کا حلقت بہت سے چھوٹے
چھوٹے پر آزاد اعفنا سے بنایا ہوتا ہے بخی
کا جھڑا بجائے ایک ہونے کے دو منکروں میں
بنایا ہوتا ہے جو ایک دوسرے الگ اور
دو ہوتے ہیں، سائب سب سے پہلے اپنے
شکار کا سر نکلتا ہے۔ پھر اس میں اپنے
ہوتے وانتوں کو گرا دیتا ہے پھر کے بعد دیگرے
دیا میں بائیں جاتب دانتوں کو حرکت دیتا رہتا
ہے، یہاں تک کہ آہست آہست پورا جانور دا اس
بائیں جھکتے جنکلتے پیٹ میں پہنچ جاتا
ہے۔

اس کے علاوہ بھی تریاق تھا ہر اس نمبر
میں بتا ہے جیسے اس طریقے کے حادثات پیش
کرتے رہتے ہیں۔ تریاق بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ
یہیں چھوڑے کو خود اپنے اس نہر دیا۔
اس قدر سہر جاتا ہے تو وہ سائب کی وجہ سے حرکت
چاہا ہے یا پائی کر جب وہ بالکل نہر پر دن

اس طریقے سے اس کی تقریباً ۲۰۰ فٹیں
شارکی جسی ہیں جو اسی ۷۵۔ ۷۶ قسم کے سائب بہت
زیادہ نہ رہتے ہوئے ہیں۔

اگر دیسٹریکٹ ہزار آدمی ہر سال سائب کے
حادثات وغیرہ رہتے رہتے ہیں اس میں لامی
حذیک انسان کی خودانی پر تو جھی اور غلطی کا
دخل ہے۔ شمال کے طور پر سندھستان میں
تقریباً ہیئتیں ہزار آدمی ہر سال سائب کے کام میں
سے موت کی نہ ہوتے ہیں۔ اس کشتر کا سبب ہے
کہ اگر مہدیت اسی کشیوں اور جنکلوں میں
نکنگ پڑتے ہیں۔ اور اگر کبھی سائب روزی اسی
تھامیں نکھروں ہیں چلا جاتا ہے تو اپنے ہی
جنوبات سے جیبور ہکر وہ اس کو مار نہیں سکتے۔

سائب کا زہر زرد اور گلاڑا ہاجا رہتا ہے جو
سکھان کو پاک کر کے رگوں میں اور پھر سارے جنم
میں نہ رہ جاتا ہے اس کے زہر میں کچھ یہ دینی
مادر بھی بتا جاتے ہیں جو فوراً خون میں
اٹر کرتے اور اس کے مرخ و مصید دڑات ایک
روسیے سے ملکر خون کو مینجور نہیں ہونے دیتے
کہ خرم جلد منڈل ہے سکے، کبھی بھی یہ نہ راعی
پڑا رہا رہا ہوتا ہے اور شکار کو فوراً اشل کر دینا
ہے۔